Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵/۷۰ | ۱۸ رجب ۱۴۰۱ھ ؛ ۲۳ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ؛ ۲۳ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۱۶

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۰ ہجرت / مئی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے مولیٰ کریم رحیم و رحمان کے در پر عاجزی سے جھکے رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کو تندرست و توانا رکھے۔ قوت و توانائی کے ساتھ دن رات غلبۂ دین حق کی سربلندی کے لئے خدمات بجا لانے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت سر درد اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

بابرکت نصرت جہاں سکیم کے تحت آرامبے دوسرے سکول کا افتتاح

جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کریں اور ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون روا رکھیں

وزیر صنعت

ہماری جماعت اشاعت تعلیم قرآن اور ہمدردی بنی نوع انسان کیلئے وقف ہے، امیر جماعت

نائیجیریا میں امسال کھلنے والے دوسرے احمدیہ سیکنڈری سکول کے افتتاح کی تقریب

نائیجیریا میں امسال نصرت جہاں کی نہایت بابرکت سکیم کے تحت کھلنے والے دوسرے سکول کا افتتاح کرتے ہوئے ریاست پلیٹو کے وزیر صنعت مکرم الحاج سلیمان علی اوبام صاحب نے بتایا کہ بعض لوگوں نے اس سے قبل بھی یہاں ایک سکول کھولنے کی کوشش تو کی تھی۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پر سکول کی ضرورت بڑی شدت سے اس کی جاری تھی۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ بروقت ہماری مدد کے لئے پہنچ گئی۔ اور انہوں نے اس عظیم کام کا جوا اپنے سر پر لے لیا۔ انہوں نے حاضرین سے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کریں۔ اور جب بھی اس سکول کی ترقی اور بہبود کے لئے جماعت احمدیہ کو آپ کی مدد کی ضرورت پڑے تو اس کی آواز پر لبیک کہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

نائیجیریا سے مکرم ملک محمد اکرم صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو نے اپنی رپورٹ میں اس دوسرے سکول کے افتتاح کی رپورٹ بھجواتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سکول کا افتتاح ۱۷ مارچ ۱۹۸۱ء کو آرا کے مقام پر ہوا۔ یہ جگہ لوکوجا گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ اور اس سے ایک دن قبل اونڈا کے مقام پر ۱۶ مارچ ۱۹۸۱ء کو پہلے سکول کا افتتاح ہوا تھا (اس کی خبر کل کی اشاعت میں دی جا چکی ہے)

اس تقریب کے مہمان خصوصی کی پہلے سکول کی طرح مکرم الحاج سلیمان علی اوبام صاحب وزیر صنعت صوبہ پلیٹو تھے۔ ان کی آمد پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مولوی ظفر احمد سرور صاحب نے کی۔ بعد ازاں ایک مقامی دوست نے مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اور مکرم امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ایسی معروف شخصیت کا اس موقعہ پر تشریف لانا اس قصبے کے لئے بڑے اعزاز کا موجب ہے۔ انہوں نے اس معاملے میں گہری دلچسپی لینے پر وزیر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں محترم وزیر صنعت نے تقریر کی اس کے بعد امیر جماعت نائیجیریا مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کے لئے یہ بات یقیناً دلچسپی کا موجب ہوگی کہ جماعت احمدیہ اشاعت تعلیم قرآن اور تبلیغ دین حق کے لئے مکمل طور پر وقف ہے۔ جماعت احمدیہ قرآن کریم کے بعد احادیث اور سنت نبویہ کو ہر چیز پر فوقیت دیتی ہے۔ اور ہماری جماعت بنی نوع انسان کی دینی اخلاقی اور تعلیمی طبی میدانوں میں خدمت کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اسی غرض کے پیش نظر ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے باسیوں کو تعلیمی طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے بابرکت نصرت جہاں سکیم شروع فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت کی خدمات کا اعتراف حال ہی میں نائیجیریا کے صدر نے بھی کیا ہے۔ صدر محترم نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ

"میں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا اور ملک میں سکولوں، ہسپتالوں اور کلینکس کے قیام کا بخوبی جائزہ لیا ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی سعی واقعی قابل داد ہے اور دوسری رفاہی تنظیموں کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔"

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا

۲۴ واں سالانہ اجتماع ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوبیسواں

سالانہ اجتماع

مورخہ ۳۰، ۳۱ اخاء / اکتوبر ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۳۰، ۳۱ اکتوبر / نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تمام اراکین و عہدیداران مجالس انصار اللہ ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ انصار مرکزی اجتماع میں شریک ہو کر امام وقت کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ رجب ۱۴۰۱ھ

۲۳ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی حسن اور اسکی کرشمہ سازی

[illegible] کہ مامورین الٰہی کو ہمیشہ ہی شدید مخالفت کی گئی اور لوگوں نے ان کے خلاف نفرت پھیلا کر ان کے پاس جانے اور ان سے ملنے سے روکا گیا مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر زمانہ کی رکاوٹوں اور مخالفتوں نے پیدا کردہ صدہا خطرات کے باوجود عظیم الفطرت لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے مست و بیخود ہو گئے کہ پھر انہی کے ہو رہے، نہ صرف یہ کہ انہوں نے ایک لمحہ کے لئے ان سے جدا ہونا گوارا نہ کیا بلکہ پروانوں کی طرح ان پر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ بالآخر وہ وقت بھی آیا کہ مخالفتوں کی نفرت و حقارت کی جو دیواریں کھڑی کی گئی تھیں وہ گرتی چلی گئیں اور لوگ جوق در جوق مامورین الٰہی کی طرف دوڑتے چلے آئے اور اس طرح ان کی بارگاہ مرجع خلائق بنے بغیر نہ رہی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامورین میں حسن معاملہ اور حسن محبت ذاتیہ الٰہیہ کی وجہ سے ایسی دلربائی اور کشش پیدا ہو جاتی ہے کہ سعید الفطرت انسان خود بخود ان کی طرف کھنچے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ وہ کھنچے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ مخالفوں کی الزام تراشیاں اور [illegible] انگیزیاں نیز نفرتوں اور حقارتوں کے اندھیرے کے دھبے رہ جاتے ہیں۔ جن کی فطرت میں نیکی اور سعادت ہوتی ہے وہ ان سب رکاوٹوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں۔ پھر بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ مخالفانہ پراپیگنڈہ کے زیر اثر [illegible] کی نیت سے آتے ہیں لیکن پہلی ہی نظر میں ایسے گھائل ہوتے ہیں [illegible] دل بدل جاتے ہیں حتیٰ کہ نفرت و حقارت اور دشمنی کی بجائے ان میں محبت و عقیدت [illegible] فدائیت کا جذبہ جوش مارنے لگتا ہے اور وہ اپنی سابقہ روش پر نادم ہو کر ادنیٰ [illegible] کی طرح قدموں میں آ بیٹھتے ہیں اور پھر زندگی بھر جدا ہونے کا نام نہیں لیتے [illegible] ہونے اور اس بارگاہ میں رسائی پانے کے بعد ان کے دل کی ایک ہی پکار ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ؎

در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسیکہ لاف تعشق زند منم

(آئینہ کمالات اسلام آخری صفحہ)

حسن معاملہ اور حسن محبت ذاتیہ الٰہیہ کی اس اثر انگیزی کا حال ہم اس مقدس وجود [illegible] الفاظ میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں جسے خدا تعالیٰ نے ..... روحانی حسن [illegible] مالا مال کیا کہ مخالفوں کے اٹھائے ہوئے الزام تراشیوں اور بہتان طرازیوں [illegible] کے باوجود مشرق و مغرب کی سعید روحیں دیوانہ وار اس کی طرف [illegible] آج بھی کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ اس روحانی حسن کی کیفیات اور تاثیرات کو [illegible] نہیں کر سکتا مگر وہی جسے خدا نے اس حسن سے مالا مال کر کے خود حسین بنایا ہو [illegible] دنیا کو اس روحانی حسن کی دلآویزیوں سے آگاہ کرتے ہوئے اور اس حسن کے اعلیٰ نمونوں [illegible] علی الخصوص اعلیٰ ترین نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"یہ وہی روحانی حسن ہے جس کو حسن معاملہ کے ساتھ موسوم کر سکتے ہیں یہ وہ [illegible] ہے جو اپنی قوی کششوں کے ساتھ حسن بشرہ سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ حسن بشرہ صرف ایک یا دو شخص کے فانی عشق کا موجب ہوگا جو جلد زوال پذیر ہو جائے گا اور اسکی کشش نہایت کمزور ہوگی لیکن وہ روحانی حسن جس کو حسن معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ [illegible] دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے اور قبولیت دعا بھی درحقیقت فدائی [illegible] ہے جب ایسا روحانی حسن والا انسان جس میں محبت الٰہی کی روح [illegible] کسی [illegible] اور نہایت مشکل امر کے لئے دعا کرتا ہے اور اس دعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وہ اپنی ذات میں حسن روحانی رکھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔ تجربہ اور خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے اور اسکی دعائیں ان تمام ذرات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن ربا کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علم طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانع مخلوق نے عالم اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے ہر ایک ذرہ میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی۔ کیونکہ وہ حسن خلقی کا عاشق ہے۔ وہی حسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ۔ اور اب بھی بہتیرے ابلیس ہیں جو اس حسن کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ حسن بڑے بڑے کام دکھلاتا ہے۔ نوح میں وہی حسن تھا جس کی پاس خاطر حضرت عزت جلشانہٗ کو منظور ہوئی اور تمام سرکشوں کو پانی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پھر اس کے بعد موسیٰ میں بھی وہی حسن روحانی لے کر آیا جس نے چند تکلیفیں اٹھا کر آخر فرعون کا بیڑہ غرق کیا۔ پھر سب کے بعد سید الانبیاء و خیر الوریٰ مولانا و سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۶۱-۶۲)

الغرض خداداد حسن روحانی ہی کی یہ کرشمہ سازی تھی کہ ..... کی طرف سعید روحیں مخالفتوں اور ایذاء رسانیوں کے ہزاروں طوفانوں اور صدہا رکاوٹوں کے باوجود دیوانہ وار کھنچی چلی آئیں اور بالآخر اس کا آستانہ مرجع خلائق بن کر رہا۔ یہ دنیا حسن روحانی سے کبھی خالی نہیں رہی اور نہ اب خالی ہے۔ یہ حسن روحانی آج بھی اپنا کام کر رہا ہے اور مشرق و مغرب کی سعید روحیں اس کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ کوئی اس حسن روحانی کی اس اثر انگیزی میں حائل نہیں ہو سکتا۔ نہ پہلے کوئی حائل ہونے میں کامیاب ہوا اور نہ اب ہو سکے گا اور یہ کل عالم کو اپنی طرف کھینچ کر رہے گا۔

ہم سے ہمدرد ملیں گے نہ زمانے میں کہیں

اور ہونگے وہ جہاں میں جو دغا دیتے ہیں
ہم تو بدلے میں جفا کے بھی وفا دیتے ہیں

ہم سا ہمدرد ملے گا نہ زمانے میں کہیں
روز و شب گالیاں سنکر بھی دعا دیتے ہیں

بے سبب سننے میں آتے ہیں جو کلمات برے
ہم انہیں بہر خدا دل سے بھلا دیتے ہیں

خود چلا آتا ہے حق ان کی مدد کو آخر
وہ جو نفرت کا محبت سے صلہ دیتے ہیں

یہی ابرار کی سنت ہے کہ خود دکھ سہہ کر
کام بگڑے ہوئے اوروں کے بنا دیتے ہیں

جن کی تائید میں خالق ہو وہ کیوں گھبرائیں
وہ جو کہتے ہیں وہی کر کے دکھا دیتے ہیں

ہم غلامانِ محمد ہیں ہم اس کی خاطر
مال و زر چیز ہے کیا جان بھی لٹا دیتے ہیں

رخ جدھر کرتے ہیں ہو جاتی ہے ظلمت کافور
ان کا توحید و رسالت کا بجا دیتے ہیں

حق تعالیٰ سے کرم اور شہ بطحا کے طفیل
بھولے بھٹکوں کو رہِ حق پہ چلا دیتے ہیں

ہے فقط دینِ محمدی رہِ فوز و فلاح
چار سو ہم یہی دنیا میں صدا دیتے ہیں

اے افسوس جو دانستہ یا نادانستہ
ہم کو ناکردہ گناہوں کی سزا دیتے ہیں

اپنی آہوں سے کبھی جور و ستم کے مارے
یک بیک عرشِ الٰہی کو ہلا دیتے ہیں

ہم تو وہ ہیں کہ جو بیماروں کو صدیق
اپنی بے فوت دعاؤں سے شفا دیتے ہیں

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ غانا و نائیجیریا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکر اور اسکی اہمیت

(مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب بی ایم اے بی ایڈ وھیرو کے ضلع فیصل آباد)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اپنے بندوں کو شکر گزار بندہ بننے کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ اس کے نتیجہ میں وہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ان پر برسائے۔ ارشاد ربانی ہے

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ
(زمر آیت ۶۷)

بلکہ تو اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور اس کے شکر گزاروں میں سے ہو

حضرت مصلح موعود شکر کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

"شکر کے معنی احسان کے اقرار اور اس پر قدر دانی کے اظہار کے ہوتے ہیں"

جب ایک شخص اپنی کمزوریاں اور لاچاریاں دیکھتا ہے اور دوسری جانب خدائے قدوس کے بے پایاں انعامات اور رحموں کی بارش دیکھتا ہے اور ہر روز خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کے دل میں اپنے منعم اور محسن کی محبت پیدا ہوتی ہے اس کی زبان پر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے کلمات جاری ہوتے ہیں وہ شخص اپنے تمام قویٰ کو اپنے مولیٰ حقیقی کی خوشنودی کے حصول کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ اسی جذبہ و کیفیت کا دوسرا نام شکر ہے

اسی جذبہ و کیفیت کو زندہ کرنے اور ابھارنے کے لئے وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ نے اپنے مامورین کا سلسلہ اس دنیا میں قائم کیا ہے۔ کیونکہ تمام نیکیوں کا محرک محض یہی جذبہ ہے جب بھی انسانوں نے اپنے خالق حقیقی سے منہ موڑا اور اس کے لاتعداد فضلوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق مامور کے ذریعہ رشد و اصلاح کا انتظام فرمایا۔

متذکرہ بالا آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ میری عبادت کر کے ہی تم میرے شکر گزار بندے بن سکو گے اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو تمام عبادات خواہ لسانی ہوں مالی ہوں یا جسمانی۔ تمام کا منتہائے مقصود محض شکر انعاماتِ خداوندی ہے۔ بندوں سے حسن سلوک اور نیک برتاؤ کی حقیقت بھی شکر ہے غرضیکہ حیات انسانی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جہاں شکر کو نظر انداز کیا جا سکتا ہو۔

ہادی کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہارِ شکر کے لئے ایک سنہری اصول بیان فرمایا ہے

"وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی جانب دیکھو اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت اور دنیوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں"

(الحدیث)

کیا ہی عمدہ گر بتایا ہے کیونکہ اگر انسان اپنے سے اوپر والے کو دیکھے تو اس میں حسد، لالچ، حرص اور دیگر برائیاں جنم لیتی ہیں اور وہ کفرانِ نعمت کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس نیچے والے کو اپنی حالت کا موازنہ کرنے سے خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنے کا اسے موقع میسر آتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں بھی بندے پر ہیں انہیں وہ بیان کرے اور ان کے اعتراف کے نتیجہ میں شکر گزار بندہ بنے ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ
(الضحیٰ)

اس ارشاد کی روشنی میں ہر شخص کو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعماء کا بطور اعتراف تذکرہ کرتے رہنا چاہیئے تاکہ دوسرے بھی خدا تعالیٰ کی نوازشات پر نگاہ کریں اور شکر ادا کریں۔

اظہار تشکر کے ذریعے

شکر کے اظہار کے تین ذریعے ہیں

۱۔ دل ۲۔ زبان ۳۔ افعال

دل سے شکر کا اظہار یوں ہوتا ہے کہ جس شخص پر احسان کیا جائے اس کے دل میں اپنے محسن کے احسان اور حسن سلوک کا احساس موجود رہے محسن اور منعم کے لئے احسان شناس اور خلوص محبت کا جذبہ کارفرما رہے۔

زبان سے اظہار تشکر کا یہ طریق ہے کہ زبان محسن کے احسانات کی معترف ہو اور اس کے لئے خلوص و محبت کا اظہار کرے ایسا کوئی کلمہ زبان پر نہ لائے جس سے اس کے محسن کے احساسات و جذبات مجروح ہوں۔ محسن کے ساتھ خلوص و محبت کے نتیجہ میں دونوں میں مودت پیدا ہوگی اور رشتہ اخوت مستحکم سے مستحکم تر ہوگا۔

تیسرا ذریعہ اظہار شکر کا افعال ہیں انسان سے محسن کے لئے ایسے افعال سرزد ہوں جن سے منعم اور محسن کے لئے خلوص و محبت کے جذبات ٹپکیں ایسا نظر آئے کہ گویا وہ اپنے محسن و منعم کا انتہائی شکر گزار اور احسان مند ہے

ہمارا حقیقی محسن و منعم تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے ہمارے قلب، زبان اور افعال ایسے ہوں جن سے شکر گزاری اور اطاعتِ خداوندی پیدا ہو اور ترقی پذیر رہے درحقیقت شکر دل کے اس لطیف احساس کا نام ہے جس کے سبب سے ہم اپنے محسن سے محبت کرتے ہیں ہر موقع پر اس کے احسانوں کا اعتراف کرتے ہیں اور اس کے واسطے سراپا سپاس بنتے ہیں اور سعی کرتے ہیں کہ ہر آن اسے خوش رکھ سکیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ کے فرامین اور احکام کی بجا آوری ہی شکر کی ادائیگی ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور عذاب سے بچا لیتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ
وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا
عَلِيْمًا (النساء آیت ۱۴۸)

اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کریگا اور اللہ تعالیٰ تو قدردان اور بہت جاننے والا ہے۔

مزید برآں شکر گزاری کے باعث اللہ تعالیٰ اپنی عنایات میں مزید اضافہ کرتا رہتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ
(ابراھیم آیت ۸)

اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا

جس طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے بالکل اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ شکر گزار بندے ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کریں جنہوں نے ان کا کیا ہے۔ حدیث نبوی ہے

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ
لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ
(ترمذی)

جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہیں کیا

یعنی جو شخص ایک انسان کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا جس کے احسانات محدود ہیں وہ خدا تعالیٰ کا شکر کیسے کرے گا جس کے انسان پر لاتعداد احسانات ہیں گویا اپنی نوع کے احسانوں کا شکریہ ادا کرنے سے محسن حقیقی کے شکر گزار بننے کی توفیق ملتی ہے کیونکہ نگاہ خود بخود بالآخر اس کی جانب اٹھتی ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ صبر و شکر کا بہترین اور عمدہ نمونہ ہے نئی پوشاک زیب تن فرماتے نئی چیز استعمال میں لاتے۔ سواری پر سوار ہوتے۔ نیند سے بیدار ہوتے۔ سونے کے لئے بستر پر لیٹتے غرضیکہ آپؐ کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے شکر میں گذرتا تھا۔

حیات مبارکہ کا کوئی بھی ایسا لمحہ نہیں جو شکر سے خالی ہو

حضرت اقدس کی زندگی کا ہر لمحہ بھی اپنے پیارے اور حقیقی محسن کے شکر گزاری میں بسر ہوا۔ انعامات خداوندی کا ذکر

کرتے ہوئے فرماتے ہیں

تیری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے
تبھی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

احسانات الٰہیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ترے فضلوں سے جاں بستاں سرا ہے
ترے نوروں سے دل حسن الفضیٰ ہے

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں۔

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

انہی انعامات الٰہیہ اور احسانات خداوندی کی وجہ سے حضرت اقدس عشق الٰہی میں اس قدر مستغرق تھے کہ اپنے عشق خداوندی کی کیفیت یوں بیان فرماتے ہیں

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جان گھٹتی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شکر کے فوائد

فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام پر اپنے انعامات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا
(سبا آیت ۱۴)

اے داؤد کے خاندان کے لوگو شکر گذاری کے ساتھ عمل کرو

یہ آیت قرآنیہ بتاتی ہے کہ ادائیگی شکر اس صورت میں صحیح و درست ہوگی جب اعمال نیک اور صالح بجا لائے جائیں۔ اس لحاظ سے ادائیگی شکر کے کثیر فوائد ہیں ان میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ شکر کفارۂ گناہ ہے۔ شکر گذاری کے نتیجہ میں گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھائے اور پھر کہے شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے بغیر میری کسی تدبیر اور طاقت کے مجھے یہ کھانا دیا تو اس سے جو گناہ پہلے ہو چکے ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔

(ابوداؤد)

۲۔ شکر گذار بندہ کو ہر حال میں خیر کثیر ملتی رہتی ہے حدیث نبوی ہے کہ

مومن کی حالت بھی عجیب ہوتی ہے وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے اس سے خیر اور بھلائی ہی سمیٹتا ہے اگر وہ تنگی و بیماری اور حالتِ دکھ میں ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اگر حالت کشادگی میں ہو تو شکر گذار ہوتا ہے اور یہ دونوں حالتیں اس کی بھلائی کا موجب بنتی ہیں

(مسلم)

۳۔ شکر گذاری کے نتیجہ میں احسان کرنے والے اور جس پر احسان کیا جائے میں باہمی خلوص و محبت پیدا ہوتی ہے کیونکہ قدر شناسی اور سپاس گذاری کا نتیجہ یہی ہے۔

۴۔ شکر گذاری کے سبب معاشرہ ان تمام برائیوں سے بچا رہتا ہے جو کفرانِ نعمت کے نتیجہ میں ابھرتی ہیں۔ امیر غریب، اعلیٰ و ادنیٰ اور چھوٹے بڑے میں خلوص و محبت پیدا ہو جاتی ہے جس سے معاشرہ کی فضا پاک رہتی ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ حسب وعدہ شکر گذار بندوں کو جزا دے گا جیسا کہ ارشاد ہے

وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ
(آل عمران رکوع ۸)

ہم شکر گذاروں کو ضرور جزا دیں گے۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمیں شکر گذار بندے بننے کی توفیق عطا کرے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں شکر کے فوائد سے نواز دے۔

- آمین -

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں آجکل تکلیف کچھ زیادہ ہے اور مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی پریشانیاں دور فرمائے اور اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمود انور خوشنویس ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُردہ بچّہ

مبادا قارئین کرام اس عنوان کو پڑھ کر یہ قیاس فرمائیں کہ اس مضمون میں حفظان صحت کے اصول بیان کئے گئے ہوں گے۔ ابتداء میں ہی مُردہ بچہ کی تشریح بالفاظ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ہدیہ قارئین کر دی جاتی ہے

اَكْرِمُوْٓا اَوْلَادَكُمْ کے سنہری ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں

"افسوس ہے کہ اکثر والدین اس مندرجہ اصول کو مدنظر نہیں رکھتے جس کی وجہ سے کئی بچے ماں باپ سے بہتر ہونا تو درکنار ایسی حالت میں پرورش پاتے ہیں کہ گویا ایک زندہ انسان کے گھر مُردہ بچہ پیدا ہو گیا ہے"

تربیت اولاد اہم ترین مسائل میں سے ایک خاص توجہ طلب مسئلہ ہے جس کی طرف ہر فعال اور زندہ قوم کی بھرپور توجہ مذکور رہنا ازبس ضروری ہے قومی سطح پر اس کی ذمہ داری قوم کے واعظین کے طبقہ اور اساتذہ پر آتی ہے لیکن اول و آخر اس کے اصل ذمہ دار والدین ہیں جن کی گود میں بچہ پرورش پاتا ہے پھلتا پھولتا اور شعور کی عمر کو پہنچتا ہے۔

وہ اپنے بچے کی اس رنگ میں تربیت کرنے پر مکلف ہیں کہ آئندہ نسل سابقہ سے بہتر اور ارفع مقام پر کھڑی نظر آئے اور دنیا گواہی دے کہ ان کی یہ حالت ہے۔

دل میں سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

تربیت اولاد کی اہمیت کے پیش نظر انصار اللہ کے عہد میں ان الفاظ کو شامل کیا گیا ہے۔

"اس میں نہ صرف تربیت اولاد کی اہمیت کا احساس دلایا گیا ہے بلکہ تربیت کے ایک مؤثر ترین ذریعہ کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

ہمارے عالی مقام امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود معمور الاوقات ہونے کے جماعت کے بچوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنی تعلیمی صورت حال سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو باخبر رکھیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں سے کما حقہٗ مستفیض ہوتے رہیں۔

اس طرح حضور ایدہ اللہ نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں خطوط پڑھنے اور ان کا جواب بھجوانے کا بارگراں اٹھایا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ حضور ... کے اس مشفقانہ انداز سے بچوں میں دین اور تعلیم کی طرف اتنا عظیم الشان رجحان پیدا ہوا ہے کہ اسکو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی اصطلاح میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ایک مردہ بچہ بھی زندہ ہو گیا ہے۔

الفضل کے ذریعہ بار بار اس زندگی بخش طریق تربیت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں یہ آواز پہنچائی جائے۔ کہ

"احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فیض عام سے کما حقہٗ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے آمین

(شبیر احمد واقف زندگی تحریک جدید)

حضرت مصلح موعود وقف جدید کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی بارہ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپے سالانہ آمد ہو جاتی ہے ..... اور ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تعلیمات میں سنّت و حدیث کا مقام

(مکرم محمد طفیل صاحب مرزا۔ ایم اے۔ لاہور)

اس مضمون میں میرا مقصد حدیث سنت کے مقام کو پیش کرنا ہے تاکہ عام ری غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچ سکے سنت یا حدیث وہ دوسرا بڑا ذریعہ ہے جس سے ہمیں اسلامی تعلیم کی آگہی تی ہے۔ سنت کے لغوی معنی ہیں زندگی کا طور طریقہ WAY OR MODE OF LIFE اور حدیث کے حنی ہیں وہ فرمان رسول اللہ صلی شہ علیہ وسلم جو کسی دوسرے تک سننے آیات قرآنی کے ذریعے پہنچے۔

پس قرآن کریم بھی خود کو حدیث نام سے پیش کرتا ہے۔

۱۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

(الکہف آیت ۷)

کیا اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تو ان کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا

۲۔ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا

(الزمر آیت ۲۴)

اللہ وہ ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اتاری ہے

لفظ سنت بھی قرآن پاک میں طریقے اور عدے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے مثلاً

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ

(الانفال آیت ۳۹)

تو کافروں سے کہہ دے کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو (قصور) ان سے پہلے ہو چکا ہے انہیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر وہ (انہی کرتوتوں کی طرف) لوٹیں گے تو پہلے لوگوں کی (جو) سنت گذر چکی ہے (وہی ان سے معاملہ ہوگا)۔

۳۔ اسی طرح قرآن کریم کی سورۃ الحجر میں سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ کا ذکر آتا ہے

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ

(الحجر آیت ۱۴)

یہ لوگ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ پہلوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی سنت گذر چکی ہے

سورۃ فاطر میں

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ

(آیت ۴۴)

کہہ کر تنبیہ کی گئی سورۃ الکہف میں

اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ (آیت ۵۶)

کے لفظوں میں سنت کا ذکر ہوا قرآن پاک میں اس طریق کو سنت اللہ (اللہ کا طریق) کہہ کر یاد کیا گیا ہے

ثابت ہوا کہ سنت طریق ہے تو حدیث وہ بات ہے جو رسول خدا کے منہ سے نکلی اور لوگوں تک پہنچی۔

ان دونوں لفظوں کی عظمت اور پاکیزگی کا اندازہ اس امر سے لگا لیں کہ خود قرآن کو حدیث کے نام سے پکارا گیا اور اللہ تعالیٰ کے طریق کو سنت کا لفظ دیا گیا

دونوں لفظوں کو یکجا کریں تو پتہ چلے گا کہ سنت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال جلیلہ کو ظاہر کرتی ہے اور حدیث آپ کے اقوال مبارکہ کو۔ آئیے اب دیکھیں کہ سنت و حدیث کس طرح اسلامی تعلیمات۔ اسلامی اصول اور اسلامی قوانین کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن کا ایک طالب علم یہ بخوبی جانتا ہے کہ قرآن کریم تمام طور پر مذہب کے وسیع اصولوں اور ضروری امور پر بحث کرتا ہے اور خاص خاص مسائل کے سوا تفصیلات اور جزئیات میں نہیں جاتا۔ ان تفصیلات اور جزئیات کا علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ہوتا ہے۔ آپ کے اعمال کے ذریعہ یا آپ کے فرمودات کے ذریعہ نماز اور زکوٰۃ کو لے لیں

مکی اور مدنی سورتوں میں نماز اور زکوٰۃ کا بار بار ذکر آتا ہے لیکن اس کی تفصیل کا ذکر قرآن پاک میں نہیں ملتا قرآن پاک فرماتا ہے

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (نماز قائم کرو)

اٰتُوا الزَّكٰوةَ (زکوٰۃ ادا کرو)

لیکن نماز کیسے قائم کرو اور کس قدر زکوٰۃ دو۔ اس کا ذکر قرآن پاک نہیں کرتا بلکہ رسول خدا ہمیں اپنے عمل سے ان کے بارے میں تفصیلی علم دیتے ہیں یہ تو دو بنیادی مثالیں ہیں لیکن چونکہ اسلام ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو نسل انسانی کے کل اعمال پر منضبط ہے اس لئے رسول پاکؐ کے اسوۂ حسنہ کے بغیر زندگی گذارنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا خود قرآن حکیم فرماتا ہے کہ

تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنا شعار اور اپنے لئے نمونہ بناؤ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب آیت ۲۲)

تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اللہ اور آخری دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے (جس کی انہیں پیروی کرنی چاہیئے)

اس آیت قرآنی سے یہ ثابت ہوا کہ راہنمائی کے لئے جہاں قرآن حکیم کی تعلیم پر عمل ضروری ہے وہاں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ممکن نہیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جاننے کے دو ہی طریقے ہیں۔ سنت و حدیث ان کی اہمیت کے بارے میں خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مدینہ میں ہجرت کے ابتدائی ایام میں قبیلہ ربیعہ کا ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے انہیں نصیحت فرمائی اور آخر میں فرمایا

"اسے یاد رکھو اور ان باتوں کو ان تک پہنچا دینا جن کو تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو"

(مسلم)

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے لوگوں کو فرمایا

"اپنے لوگوں میں واپس جاؤ اور انہیں ان چیزوں کے بارے میں تعلیم دو"

روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقعہ پر مسلمانوں کو ان کے مال و جان اور عزت کی حفاظت پر خطبہ فرما رہے تھے کہ فرمایا

"تم میں سے جو یہاں موجود ہے اسے چاہیئے کہ اس پیغام کو ان تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں۔"

(بخاری)

جب معاذ بن جبلؓ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم کس طرح انصاف کرو گے۔ انہوں نے جواب دیا "خدا تعالیٰ کی کتاب کی راہنمائی پا کر" اس پر آپؐ نے فرمایا تم کیا کرو گے جب قرآن سے حکم نہ مل سکا تو جواب میں عرض کیا کہ وہ پھر اللہ کے حبیبؐ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے

قرآن اور حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لئے حدیث و سنت سے راہنمائی حاصل کرنا ضروری ہی نہیں بلکہ ناگزیر ہے

حیرانی ہے کہ جب خود خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں فرما رہے ہیں کہ اسوۂ رسولؐ کی اتباع کے بغیر نجات ممکن ہی نہیں تو پھر ہم کیوں ادھر ادھر کے بہانے تراشنے میں وقت گنواتے اور اپنے ایمان کو ضائع کرتے رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے

[illegible] حضرت مولوی نورالدین صاحب ان پر نے ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء کو [illegible] عیدالاضحیٰ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

"[illegible] تم کو نہیں سمجھتے کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے۔ [illegible] اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے اگر کہ [illegible]

یہ کہنا کہ [illegible] کے لئے رکھی ہے۔ [illegible] سفیہانہ [illegible] ہے۔ میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں ..... غرض ہر صاحب کو زکوٰۃ دینے رہنا چاہیئے۔ مگر یہ موقوف ہے توفیق پر جس کے حصول کا گر [illegible] ہے ..... احباب اپنی زکوٰۃ کی رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر [illegible] ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبداللہ خان صاحب گھوٹکی ضلع سکھر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم [illegible] خان صاحب [illegible] وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۲/۱۲ واقع محلہ دارالصدر ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں:

(۱) ڈاکٹر اللہ خان صاحب (۲) اسداللہ خان صاحب

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور ہم بھائیوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بائیس ۲۲ سالہ نوجوان لاپتہ

ہمارے محلہ کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری غلام محمد صاحب کا نوجوان بیٹا ناصر احمد جس کی عمر بائیس سال رنگ گندمی قد ۵ فٹ ۳ انچ تقریباً [illegible] کوئٹہ میں آٹے کی بطور رواج گیری کام کرتا تھا۔ یکم مئی سے اچانک لاپتہ ہو گیا ہے۔ غلام محمد صاحب خود کوئٹہ جا کر تلاش بسیار کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ کوئی پتہ نہیں چلا اور بہت پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو پتہ ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں:

(چوہدری غلام محمد [illegible] محلہ دارالفضل ربوہ) یا

[illegible] دارالفضل ربوہ

مفت! مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ترتیب [illegible] ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- نقد

[illegible]

[illegible] ناصرات

[illegible] ہوں

(سیکرٹری [illegible] الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ٹینڈر نوٹس

پرسنٹیج ریٹ ٹینڈر مندرجہ ذیل کام کے لئے محکمہ [illegible] کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے برائے سال ۱۹۸۱ء اپنے نام انتقال / تجدید کروائے ہیں مطلوب ہیں۔ جو کہ مورخہ ۲۶/۵/۸۱ کو بوقت ۱۲ بجے دوپہر کھولے جائیں گے۔ اسی روز وقت مقررہ پر ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں:-

۱- ٹینڈر بذریعہ ڈاک یا تار ٹیلی فون قابل قبول نہ ہوگا۔
۲- ٹینڈر بغیر ضمانت ناقابل قبول ہوگا۔ زرضمانت چالان خزانہ یا کسی ڈیپازٹ کال کے ہمراہ قابل قبول ہوگا۔
۳- ٹینڈر ان ٹھیکیداران کو دیئے جائیں گے جو تمام کاغذات مندرجہ ٹھیکیداری برائے سال ۱۹۸۱ء پیش کریں گے۔ بصورت دیگر کوئی ٹینڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔
۴- کام کی شرائط اور تفصیلات یعنی شرح نقشہ جات ڈرائینگ وغیرہ کسی بھی دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔
۵- زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا تمام ٹینڈر منسوخ کر دے۔
۶- مشروط ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا۔
۷- دستاویزات ٹینڈر دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابل واپسی) ۲۶/۵/۸۱ تک لئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈر وصول کرنے کی تاریخ کو کوئی ٹینڈر جاری نہیں کیا جائیگا۔
۸- کمپنی یا فرم کی صورت میں مختار نامہ ٹینڈر کے ہمراہ لگانا ضروری ہوگا۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرضمانت	میعاد
۱-	ریسیر فینگ جھنگ سرگودھا روڈ میل ۲۵ تا ۲۶/۲	۲,۵۰,۰۰۰/-	۵,۰۰۰/-	ایک ماہ
۲-	" فیصل آباد سرگودھا روڈ میل ۱۶ تا ۲۰	۲,۰۰,۰۰۰/-	۴,۰۰۰/-	"
۲-	" جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ میل ۶ تا ۱۰ (۱۱-۱۲، ۱۴، ۱۵)	۱,۰۰,۰۰۰/-	۲,۰۰۰/-	بیس دن
۴-	" جھنگ گوجرہ روڈ میل ۱۲۸ تا ۱۳۹	۲,۰۰,۰۰۰/-	۴,۰۰۰/-	ایک ماہ
۵-	" پنڈی بھٹیاں چنیوٹ روڈ میل ۷۷، ۷۸، ۷۹	۱,۵۰,۰۰۰/-	۳,۰۰۰/-	"
۶-	" جھنگ شورکوٹ کبیر والہ میل ۳۶ تا ۴۱	۳,۰۰,۰۰۰/-	۶,۰۰۰/-	۲ ماہ
۷-	" جھنگ چنیوٹ روڈ میل ۴۴ تا ۴۷-۵۲ تا ۶۱-۶۲	۲,۵۰,۰۰۰/-	۵,۰۰۰/-	ایک ماہ
۸-	" فیصل آباد جھنگ بھکر روڈ میل ۱۳۳ تا ۱۴۳	۵,۵,۰۰۰/-	۱۱,۰۰۰/-	دو ماہ
۹-	ریموول جمپ اور بڑے پیچ (سپلائی میٹریل) میل نمبر ۳۶ تا ۴۱ جھنگ شورکوٹ کبیر والہ روڈ	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	دس دن

فضل الٰہی قیصرانی
مہتمم شاہراہات جھنگ

(PL-2941)

درخواست دعا

(۱) انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے فارغ التحصیل احمدی طالبعلم نصیر احمد صدیق ابن مولوی محمد صدیق گورداسپوری مبلغ انچارج کبیر والہ ایم ایس سی انجینئرنگ (Electronics) کے لئے امریکہ روانہ ہو چکے ہیں۔ نصیر احمد صدیق نے بی ایس سی انجینئرنگ (الیکٹرونکس) انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے فرسٹ کلاس نمبروں میں پاس کی تھی اب ایم ایس سی انجینئرنگ کے لئے امریکہ کی WYNE STATE UNIVERSITY میں داخل ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تعلیم کے لئے امریکہ جانا دینی و دنیاوی [illegible] مبارک فرمائے اور اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین

(شبیر احمد ہاشمی [illegible] ایسوسی ایشن انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

(۱۰ مارچ تا ۲۹ مارچ ۱۹۸۱ء)

۱- محترمہ علیہ صاحبہ میاں نذیر صاحب ذریعہ سیکرٹری مال فیصل آباد	۵۰ — ۰۰
۲- مکرم محمد عظیم صدیق صاحب ابن مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ	۵۰ — ۰۰
۳- " ظہور الدین احمد صاحب منگلہ ڈیم	۸۱ — ۰۰
۴- " ماسٹر محمد اسماعیل صاحب ماسٹر ... کمپنی نئی انارکلی لاہور	۱۶۰ — ۰۰
۵- " سلطان احمد صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک	۱۷۵ — ۰۰
۶- " رفیق احمد صاحب انور بذریعہ صدر صاحب ڈھاکے ... فیروزپور روڈ	۱۰۰ — ۰۰
۷- محترمہ والدہ مرحومہ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سرگودھا	۱۰۰ — ۰۰
۸- مکرم عبدالمتین خان صاحب دارالقیوم ۱۱۹ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰ — ۰۰
۹- مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب عبیداللہ مرحوم ربوہ	۵۰ — ۰۰
۱۰- مکرم چوہدری ارادت احمد صاحب بذریعہ فیض احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ	۱۰۰ — ۰۰
۱۱- مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گورایہ دارالعلوم غربی - ربوہ	۵۱ — ۰۰
۱۲- مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بذریعہ عبدالعزیز کھوکھر صاحب سیکرٹری مال دارالصدر غربی ربوہ	۱۵۰ — ۰۰
۱۳- جماعت احمدیہ باٹاپور ضلع لاہور	۵۰ — ۰۰
۱۴- مکرمہ بیگم حسن آفتاب صاحبہ معرفت مکرم سید عزیز احمد صاحب مری مری ضلع راولپنڈی	۵۰۰ — ۰۰
۱۵- مکرم احمد بخش صاحب سیکرٹری مال ڈیرہ غازی خان	۵۰ — ۰۰
۱۶- محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری ناصر دین صاحب مرحوم دارالبرکات ربوہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۷- " امۃ القیوم بیگم صاحبہ چک ۱۲۱ جنوبی ضلع سرگودھا	۱۰۰ — ۰۰
۱۸- مکرم سید منیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰ — ۰۰
۱۹- " شیخ کرم الٰہی صاحب راولپنڈی	۵۰ — ۰۰
۲۰- " غلام محمد صاحب نواب شاہ	۷۵ — ۰۰
۲۱- " عبدالکریم صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۵۰ — ۰۰
۲۲- " سرور احمد صاحب نشتل نگر دارالعلوم غربی ربوہ	۵۰ — ۰۰
۲۳- " عبدالرحیم صاحب جہلم	۱۰۰ — ۰۰
۲۴- " عبدالسلام صاحب ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ پنجاب سلطان احمد صاحب	۵۰ — ۰۰
۲۵- " حافظ محمد یوسف صاحب انسپکٹر تحریک جدید - ربوہ -	۵۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

الفضل و ناصرات متوجہ ہوں

امسال الفضل و ناصرات کے لئے سالانہ مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" ہے۔ جس میں اوّل دوم اور سوم آنے والوں کے لئے ۲۰۰/- ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد مقرر ہیں۔

شرائط درج ذیل ہیں:- (۱) مضمون ڈیڑھ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲- پتہ اور حوالہ مکمل اور صاف لکھیں۔ اس مضمون نامہ صاحب الفضل یا سیکرٹری صاحب ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء سے پہلے پہنچ جانا چاہیئے۔

الفضل و ناصرات ابھی سے اس کیلئے تیاری کریں اور اپنے مضمون علیحدہ علیحدہ درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس الفضل الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری عبدالرشید صاحب بھٹی ولد چوہدری غلام غوث صاحب بھٹی ۳۰ اپریل کو بوقت ۳ بجے سہ پہر فیصل آباد میں صرف چند گھنٹوں کی مختصر علالت کے بعد اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق مرحوم بھائی کے دماغ کی شریان پھٹ گئی تھی جس سے چند گھنٹے بیہوش رہنے کے بعد مرحوم نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

دوسرے دن یکم مئی ۱۹۸۱ء بروز جمعہ نماز جنازہ ان کے مکان ۱۱۵ پیپلز کالونی فیصل آباد پر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد مکرم شیخ محمد احمد صاحب منظر نے پڑھائی جس میں فیصل آباد کے اکثر احمدی دوست شامل ہوئے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے لہٰذا ان کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں امیر صاحب مقامی کی اجازت سے جمعہ کی نماز کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مرحوم کے اعزہ و اقربا کے علاوہ اہل ربوہ اور باہر سے آنے والے بیسیوں دوست شامل ہوئے۔ سہ پہر کو مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی اور مکرم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم محکمہ بجلی میں جو گندھ نگر۔ بھلوار، فیروزپور اور بٹالہ (ہندوستان) میں اور پاکستان بننے پر محکمہ واپڈا میں لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں بطور آفیسر ملازمت کرتے رہے۔ اپنی دیانت، نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں نہایت احترام سے دیکھے جاتے تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔ جو سب شادی شدہ ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں۔ ان کے بڑے لڑکے محمود احمد بھٹی گوجرہ ضلع فیصل آباد میں واپڈا کے ایس ڈی او ہیں اور چھوٹے لڑکے قمر خان طاہر بھٹی فیصل آباد میں ہی لائن سپرنٹنڈنٹ محکمہ واپڈا ہیں۔

احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خالد محمود بھٹی ریجنل مینیجر ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج لاہور)

درخواست دعا

(چوہدری) اللہ بخش صاحب پٹواری پر فالج کا اچانک حملہ ہوا جو بائیں طرف ہے مفلوج ہے اور جماعت کے دیگر افراد بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے پٹواری صاحب موصوف کو صحت بخشے۔

(حکیم سعد اللہ خان صاحب سیمیا سودا ضلع شیخوپورہ)

(۲) خاکسار عرصہ زائد از ۱۲ سال سے عارضی بنیاد پر بطور تربیت کر رہا ہے آج کل کی صورت مستقل ملازمت کی پیدا ہو رہی ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ملازمت مستقل کر دے۔ آمین (عطاء اللہ مہر ملتان)

(۳) میرا چھوٹا بھائی محمد خالد بیرون ملک میں بیمار ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (خوالدار محمد شفیع دارالنصر غربی ربوہ)

(۴) مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے ایک بھائی مکرم میاں مبارک احمد صاحب ادارہ ضیاء فرانس ہیں اور ۱۰ مئی ۱۹۸۱ء سے سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ قارئین کرام سے لاہور کے مخلص خاندان کے اس چشم و چراغ کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ شافی مطلق خدا موصوف کو کامل شفا سے نوازے اور طویل فعال عمر نصیب کرے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

الفضل ہی اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر الفضل)

قائدین کرام! خدام کی تجنید مکمل فرما کر ان کی نقل جلد مرکز میں بھجوائیں

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں سکول کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

امیر صاحب نے اس سکول کے قیام میں تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں احمدیہ سیکنڈری سکول آرا کے پرنسپل مکرم مبارک علی طاہر صاحب نے سکول کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سکول کے قیام کے ابتدائی انتظامات محترم ملک خالد احمد زفر صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول امیشہ نے فرمائے۔ انہوں نے بتایا کہ دیگر مضامین کے علاوہ یہاں پر اسلامیات بھی پڑھائی جائے گی۔

رپورٹ کے محترم وزیر تعلیم صاحب کا ایڈریس ان کے ایک نمائندہ نے پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں احمدیہ سیکنڈری سکول امیشہ کو دل کھول کر داد دی اور اس کو اسٹیٹ کے دیگر سکولوں کے لئے ایک نمونہ اور ماڈل گردانا اور توقع ظاہر کی کہ اسٹیٹ میں کھلنے والے دیگر احمدیہ سکول بھی اسی طرح دوسرے سکولوں کے لئے راہ نما اور رہبر ثابت ہوں گے۔ آخر میں انہوں نے علاقے کے عوام سے تعاون کرنے کی اپیل کی۔ بعد ازاں لوکل گورنمنٹ کونسل ٹوٹو 7070 کے چیئرمین کے نمائندے نے تقریر کی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ اپنے تعاون کا یقین دلایا اور امید ظاہر کی کہ یہ سکول بھی اپنے پیشرو سکول امیشہ کی طرح شہرت حاصل کرے گا۔ آخر میں گورنمنٹ ٹیچرز کالج نصراوہ کے پرنسپل نے حاضرین کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے اس کار خیر پر اظہار تشکر کیا۔ اور مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں امیر جماعت نائیجیریا مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے دعا کروائی اور ریفرشمنٹ کے بعد نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں تمام مہمان رخصت ہوئے۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی بیٹی ثمینہ کلیم اہلیہ میجر عظمت اللہ خالق سی ایم ایچ راولپنڈی کا میں پتہ اور جگر کی تکلیف میں مبتلا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے درد میں تو بہت افاقہ ہے مگر بخار نہیں اتر رہا۔ جملہ احباب کی خدمت میں عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

حمید احمد کلیم
پرائیویٹ سیکرٹری

سپاسِ تشکر

جناب محترم سیٹھ معین الدین صاحب کی اچانک وفات پر افراد خاندان حضرت اقدس، عزیز و اقربا، اور احباب کی جانب سے کثیر تعداد میں اظہار تعزیت کے ٹیلیگرام اور خطوط وصول ہوئے ہیں۔ جو پسماندگان کے لئے موجب تسلی و طمانیت ہوئے اس طرح یہ شدید صدمہ منقسم ہو گیا۔ ہم معذرت خواہ ہیں کہ فرداً فرداً شکریہ ادا کرنے میں تاخیر ہو گئی ہے۔ ہم صمیم قلب سے تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (جزاکم اللہ خیراً) اور مستدعی ہیں۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو خدمت دین پر گامزن رکھے۔ آمین ثم آمین

منجانب محمد محی الدین

اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۸۱ء

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ قائدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کریں

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دارالرحمت کے بالمقابل

کالونی دارالفتوح

کے بہترین بلاک جی کے رہائشی پلاٹ ۵ مرلہ ۱۰ مرلہ کی فروخت خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع کر دی گئی ہے۔ فوری قبضہ۔ فوری رجسٹری۔ ہموار جگہ میٹھا پانی نیز حق شفع سے مبرا ہے۔ ربوہ ریلوے سٹیشن سے دو فرلانگ

نیز

اندرون ربوہ

و مضافاتی کالونیوں میں موزوں

رہائشی پلاٹس

قابل فروخت ہیں۔

خواہشمند حضرات خدمت کا موقعہ دیں۔

والسلام

آپ کا خادم

چوہدری محمد صدیق

پروپرائیٹر

فضل عمر پراپرٹی ڈیلر

نزد ریلوے پھاٹک

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دفتر ۶۴۰

فون گھر ۵۴۰

کرنل محمد حیات خان صاحب قیصرانی کی وفات پر

قراردادِ تعزیت

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پشاور محترم کرنل محمد حیات خان صاحب قیصرانی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم نہایت ہی مخلص اور بشاش انسان تھے۔ اپنی ساری زندگی مختلف رنگ میں اہم خدمات دینیہ انجام دینے میں صرف کی۔ جلسہ سالانہ پر افسر خدمت خلق کی حیثیت سے آپ کئی سال تک اہم خدمات بجا لاتے رہے۔ آخری دنوں میں جبکہ وہ صاحب فراش تھے۔ اور پشاور کے ہسپتال میں زیر علاج تھے تو اس وقت بھی جو خدام ان کی عیادت کے لئے گئے۔ انہیں بھی یہی نصیحت کی ؎

ہم تو جس طرح سے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

مرحوم کا یہ جذبہ قابل ستائش ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کرنل صاحب مرحوم کو اپنا قرب خاص عطا کرے۔ اور ہر قسم کی کمزوریوں پر ستاری فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ پشاور

اخبار الفضل میں

اشتہار دیکر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

اوقاتِ کار

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گول بازار ربوہ۔ فون نمبر: ۶۰۶/۶۰۷

صبح ۹ بجے تا ۲ بجے دوپہر
شام ۵ ،، ۸ ،، رات } ناغہ بروز جمعہ

منیجر: سی ایم سی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۳